www.novelsclubb.com
نورِ آشنائی
ناولز کلب
از قلم درِ نایاب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

نورِ آشنائی

از قلم

درنایاب

www.novelsclubb.com

نورِ آشنائی_قسط نمبر 2

Episode no: 2

"کچھ اس طرح سے یاربّ میں منتشر ہوا ہوں
میری راکھ ہے کہیں پر میرا دل کہیں جلا ہے
میں خود میری حقیقت سے آشنا نہیں ہوں
میں راز ہوں کہیں کا یہ راز اب کھلا ہے"
(احمد بن راشد)

☆☆☆☆☆☆☆

آج اس کا لاسٹ پیپر تھا۔وہ ایگزام ہال سے نکلنے کے بعد روبی کے ساتھ کینٹین کے ساتھ والے پارک کے ساتھ بنی اونچی روش پر پارک کی جانب پاؤں لٹکائے بیٹھی تھی۔آج اس نے سیاہ رنگ کا بہت ہی سمپل سا پاؤں کو چھوتا فراک پہنا ہوا تھا۔سیاہ مخملی شال کندھے پر ایک طرف لی ہوئی تھی۔آج وہ جو گرز کی بجائے سیاہ ہیلز پہنے ہوئے تھی اور اس کے بھورے سلکی بال ہمیشہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کی طرح کھلے تھے۔اس سمپل سے ڈریس میں بھی وہ بہت پیاری اور معصوم لگ رہی تھی۔وہ ایک درمیانے درجے کی مسلمان تھی، نمازیں بھی کبھی کبھار پڑھ لیتی تھی لیکن وہ اپنی خوبصورتی پر کسی قسم کا کمپرومائز نہیں کرتی تھی،اپنی خوبصورتی کو چھپا کر رکھنا یہ خیال ہی اسے ہمیشہ آکورڈ لگتا تھا،وہ یونیورسٹی خوب اچھے سے تیار ہو کر آنا اپنا حق سمجھتی تھی۔جس طرح اس کا ظاہر خوبصورت تھا اسی طرح اس کا باطن بھی خوبصورت تھا،وہ اپنے دل میں کسی کے لیے بغض نہ رکھتی تھی لیکن اس میں صرف ایک کمی تھی اور وہ کمی شاید اللہ سے دوری تھی!

یونی میں اس کا آخری دن تھا لیکن اس کے باوجود وہ آج جلدی گھر جانا چاہتی تھی۔اسے اپنے ماما بابا کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارنا تھا،ان کی فلائٹ میں صرف دو دن رہ گئے تھے لیکن روبی کے اصرار پر وہ کچھ دیر کے لیے کینٹین چلی آئی۔

"اریحہ ؟؟؟"

وہ آج بھی شاید اسی دن کے واقعے میں کھوئی ہوئی تھی جب روبی نے اسے کہنی مار کر ہوش دلایا۔

اس نے چونک کر روبی کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"پیچھے دیکھو وہ لڑکا براؤن جیکٹ میں۔۔"

روبی نے بغیر دیکھے اس لڑکے کی جانب اشارہ کیا جو ان کے پیچھے کینٹین میں ایک کرسی پر بیٹھا ان دونوں کی طرف مسلسل گھورتے ہوئے سامنے بیٹھے لڑکے کو جیسے کچھ سمجھا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

)ویسے تو وہ خوش شکل تھا لیکن اس کا حلیہ کسی غنڈے سے کم نہ تھا، اس کی جیکٹ کے نیچے جو شرٹ نظر آرہی تھی اس کے گریبان کے اوپری دو بٹن اس خنکی بھرے ماحول میں بھی کھلے تھے، ہاتھوں میں بینڈز اور بریسلیٹز کی بھرمار تھی، ایک کان میں بالی، منہ میں ہمیشہ کی طرح ایک چیونگم، جینز کے ساتھ وائٹ جو گرز پرانے لیکن اچھی حالت میں تھے، کوئی بھی بتا سکتا تھا کہ اس کا تعلق ایک مڈل کلاس فیملی سے ہے لیکن مسئلہ مڈل کلاس فیملی نہیں بلکہ اس کا حلیہ تھا جو صاف بتا رہا تھا کہ اس کی صحبت اور عادات و اطوار کس طرح کے ہیں(!!

"ہاں تو پھر۔۔؟؟"اس نے ایک نظر اس لڑکے پر ڈال کر دوبارہ رخ پھیرتے ہوئے لاپروائی سے کہا۔

"یار! تم نے نوٹس نہیں کیا؟ وہ لڑکا کافی دنوں سے ہمیں فالو کر رہا ہے۔"

روبائشہ نے ڈرے ڈرے انداز میں سرگوشی کی۔

"پتہ ہے مجھے! یہ ایگزامز سے بھی پہلے کی بات ہے، یہ لڑکا تب بھی ہمارا پیچھا کرتا تھا۔اس دن شاید تم نہیں آئی تھی جب میں ایسے ہی کینٹین میں اکیلی بیٹھی تھی تب یہ میرے پاس آیا اور فضول بکواس کرنے لگا کہ آپ مجھے بہت اچھی لگتی ہیں، آپ بہت خوبصورت ہیں، آپ کے جیسا میں نے پوری یونی میں کوئی نہیں دیکھا۔۔افف اور پتہ نہیں کیا کیا"!!

اس نے دور گھاس پر نظریں جماتے ہوئے کوفت بھرے لہجے میں بتایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا؟؟؟ یار۔۔۔اتنا کچھ ہو گیا اور تم آج بتا رہی ہو؟! اریحہ یار تم مجھے ہمیشہ ایسے ہی شاک کرتی ہو۔۔ تم نے اپنے بابا کو بتایا؟؟

وہ پہلے حیران ہوئی، پھر خفا اور اب وہ فکر مند نظر آ رہی تھی۔

"یار! میں نے سوچا کہ تمہیں کیوں پریشان کرنا، ان جیسے لڑکوں کو ہینڈل کرنا مجھے بہت اچھے سے آتا ہے اور میں نے بابا کو اس لیے نہیں بتایا خوامخواہ اس بیچارے کی توہڈی پسلی ایک کروا دینی تھی بابا نے اور ویسے بھی میں نے اسی دن اس کا منہ توڑ دیا تھا اس کی بکواس سننے کے بعد۔۔!!"

اس نے اطمینان سے وضاحت دی۔

"تو۔۔۔ تم نے۔۔۔ کیا کیا پھر؟؟"

روبائشہ ششدر سی آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کچھ نہیں! بس ایک زوردار تھپڑ رسید کیا اس کے منہ پر۔"

اس نے ایک پھول اپنی انگلیوں میں گھماتے ہوئے اسی اطمینان سے کہا۔

"کیا؟؟؟؟ اوہ گاڈ۔۔۔ یہ تم نے کیا کر دیا یاااار؟"!

وہ سر پکڑتے ہوئے پریشانی اور فکرمندی کی ملی جلی کیفیت میں بولی۔

"تم اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہو؟"

اب کی بار اریحہ نے اس کے تاثرات دیکھتے ہوئے ناسمجھی سے استفسار کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یار تمہیں نہیں پتہ ایسے لڑکے پیچھا نہیں چھوڑتے اور اپنا بدلہ لینے کے لیے کچھ بھی کرتے ہیں، تبھی وہ ہمیں یوں گھور رہا ہے، مجھے تو لگتا ہے وہ کچھ برا کرنے والا ہے، بہت برا!!" اس نے سہمتے ہوئے انکشاف کیا۔

"کچھ نہیں ہوتا! تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ اتنے دن گزر گئے ہیں اس نے ایسا کچھ نہیں کیا نا؟ اب بھی کچھ نہیں ہو گا، تم پریشان مت ہو۔

وہ ایک گہرا سانس خارج کرتے ہوئے اسے ریلیکس کرنے لگی۔

"اللہ کرے یار ایسا ہی ہو لیکن پھر بھی تم کہیں بھی جاؤ تو اپنے بابا یا ڈرائیور کے ساتھ جانا۔

اوکے؟؟"

"اوکے میری جان! ڈونٹ وری اب پلیز ٹاپک چینج کرو مجھے سخت کوفت ہو رہی ہے۔ میں تو اس کو اگنور کر رہی ہوں، تم بھی کرو۔"

وہ نرمی سے کہہ کر ایک بار پھر دور گھاس کی جانب دیکھنے لگی۔

"اوکے! ویسے یہ بتاؤ ابھی کچھ دیر پہلے تم کیا سوچ رہی تھی؟؟"

روبی کا سوال اتنا اچانک تھا کہ وہ اپنی چوری پکڑے جانے پر گڑبڑا سی گئی۔

"آ۔۔نہیں تو۔۔کچھ خاص نہیں۔" اس نے مسکرانے کی کوشش کی۔

"مجھے پتہ ہے، تم اسی لڑکے کے بارے میں سوچ رہی ہو نا جس نے تمہیں اس دن لفٹ دی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی ؟؟" وہ اندازہ لگاتے ہوئے چہکی۔

"او فار گاڈ سیک روبی! آج اس واقعے کو آٹھ دن گزر گئے ہیں اور تم ہر روز اسے ایسے یاد کرتی ہو جیسے وہ تمہارے تایا جی کا بیٹا ہو! وہ ایک اجنبی تھا بس اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں!" وہ بات ماننے کی بجائے جل کر بولی۔

"میں یاد کرتی ہوں یا تم؟؟"

وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے بولی۔

"ہاں کیا یاد میں نے! بس؟؟ اور میں نے دعا بھی کی ہے کہ اللہ مجھے اس لڑکے سے دوبارہ ملوائے تو میں اسے بتاؤں کہ اریجہ کیا چیز ہے۔"

وہ بے اختیار ہی وہ سب بول گئی جو وہ سوچ رہی تھی۔

"اووہ۔۔تو یہ بات ہے۔۔ہاؤ سویٹ یار!" وہ محظوظ ہوئی۔اریجہ نے اسے تیز نظروں سے گھورا لیکن اس نے بغیر اثر لیے اپنی بات جاری رکھی۔

"لیکن یار اگر تم نے دعا کر کے اس سے ملنے کی خواہش کر ہی لی ہے تو پلیز اس معصوم کو کچھ مت کہنا۔" وہ معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپاتے ہوئے بولی۔

اب وہ اس وقت کو کوس رہی تھی جب یہ الفاظ اس کے منہ سے بنا سوچے سمجھے نکلے تھے۔

"کیوں نہ کچھ کہوں ؟؟ اور تمہیں وہ معصوم کیوں لگ رہا ہے ؟" وہ چڑ کر بولی۔

"اوہو یار! وہ معصوم ہی ہوا ناجو کسی نامحرم کے ساتھ بیٹھنا تک۔۔"

"ہونہہ معصوم! وہ تو بہت ایٹی ٹیوڈ میں لگ رہا تھا۔"

اس نے روبی کی بات کاٹتے ہوئے ناک سے مکھی اڑائی۔

"اچھا اریحہ! مجھے ایک بات سمجھ میں نہیں آئی کہ۔۔ تمہاری جیسی لڑکی جس کے سامنے اگر کوئی کچھ کہہ لے تو وہ بچ کر جائے گا کہاں؟! میں حیران ہوں کہ تم اس لڑکے کے سامنے کچھ بول کیوں نہ پائی؟"

کچھ لمحوں کے توقف کے بعد روبائشہ نے سوچتے ہوئے ابرو اچکا کر استفسار کیا۔

اس سوال پر وہ گنگ سی ہو کر اسے دیکھنے لگی کہ جو بات وہ خود سوچ رہی تھی وہ روبی نے بھی نوٹ کر لی۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں، اس دن بس پیپر کی ٹینشن تھی نہیں تو بتا دیتی میں اسے!" اس نے اپنے لہجے کو حد درجہ نارمل کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

"یار رہنے دو بس تم تو، ویسے۔۔ایک اور بات پوچھوں؟"

"پوچھو!" اب وہ بیزاریت کی انتہا پر تھی۔

"یہی کہ۔۔۔ کہیں وہ لڑکا شادی شدہ تو نہیں جو وہ کسی نامحرم کے ساتھ بیٹھنا بھی پسند نہیں کرتا؟!" وہ متجسّس سی بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"انتہائی کوئی فضول سوال کیا تم نے،اب مجھے کیا پتہ ؟! تم۔۔ تم مجھ سے یہ سب کیوں پوچھ رہی ہو؟"اسے روبی کی اس بات پر تھوڑی حیرت تو ہوئی تھی لیکن اس نے بظاہر خود کو نارمل رکھتے ہوئے بیزاریت ظاہر کی اور کتابیں سنبھالتے ہوئے کھڑی ہوئی جس کا صاف مطلب تھا کہ اب وہ مزید بحث سے بچنا چاہتی ہے۔

اس سے پہلے کہ روبائشہ کچھ اور بولتی ان کی کلاس فیلوزان سے ملنے آ چکی تھیں۔وہ سب روبی اور اس کے ساتھ اپنے آخری دن کی تصویریں بنانے لگیں،بظاہر تو وہ سب کے ساتھ تصویریں بنا رہی تھی لیکن اس کا دماغ وہی روبی کی بات پر اٹک گیا تھا اور وہ خود حیران تھی کہ وہ یہ سب کیوں سوچ رہی ہے؟! اس کی بلا سے چاہے کوئی شادی شدہ ہو یا نہ ہو،اس نے ان سب سوچوں کو ذہن سے جھٹکتے ہوئے ڈرائیور کو کال ملائی اور ایک آخری بار سب کو الوداعی کلمات کہتی ہوئی مین گیٹ کی جانب بڑھ گئی جہاں ڈرائیور اس کا انتظار کر رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"دیکھ راحیل اب بھی رک جا،چھوڑ جانے دے یار،ایسے واقعات تو پیش آتے رہتے ہیں،وہ بڑے باپ کی بیٹی ہے،اگر تو نے اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو خود ہی پھنس جائے گا۔" عامر نے اپنے دوست راحیل کو سمجھانے کی ناکام کوشش کی کیونکہ اس کی آنکھوں سے صاف

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ظاہر تھا کہ انتقام کی آگ اس کے اندر کس قدر بھڑک رہی ہے۔وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا مسلسل سامنے کھڑی سفید کار کو گھور رہا تھا۔

"عامر تو مجھے مت بتا میں نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں! اگر تو میرا ساتھ نہیں دینا چاہتا تو صاف بتا دے، میں یہ اکیلا بھی کر سکتا ہوں۔"

راحیل نے بغیر اس کی جانب دیکھے (جو ڈرائیونگ سیٹ کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا تھا) نہایت اکھڑے لہجے میں کہا۔

"نہیں یار! ایسی بات نہیں ہے لیکن تو کرنا کیا چاہتا ہے، میری سمجھ سے باہر ہے۔" عامر نے اس کا ساتھ دینے میں ہی عافیت جانی اور آگے کی کاروائی پوچھی۔

"ابھی تو صرف اس کا پیچھا کریں گے دیکھتے ہیں اس کے۔۔۔"

"لیکن یار وہ تو اپنے ڈرائیور کے ساتھ ہی آتی جاتی ہے اور اب بھی اس کا ڈرائیور اس کے ساتھ ہے۔"

اس نے اس کی بات کاٹتے ہوئے گویا اس کی معلومات میں اضافہ کیا۔

"تو میری پوری بات سنے گا؟؟" وہ اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے بولا۔

"اچھا چل بتا۔۔" عامر نے بات جاری رکھنے کا اشارہ کیا۔

"سن! ہم اس کے گھر تک اس کا پیچھا کریں گے، میں نے اس کی فیملی کے متعلق مکمل معلومات

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نکلوالی ہیں، اس کا کوئی بھائی نہیں ہے، اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد ہے اور دو دن بعد اس کے مام ڈیڈ کی سعودیہ کی فلائٹ ہے (یہاں وہ مسکرایا) اس کے بعد ہم کوئی ایسی سچویشن پیدا کر دیں گے کہ وہ اپنے بل (گھر) سے اکیلی باہر نکلنے پر مجبور ہو جائے گی اور پھر ہم اسے کسی سنسان جگہ پر لے جا کر اس کا کام تمام کر دیں گے۔"

وہ سامنے دیکھتے ہوئے بڑے آرام سے اپنا پلان بتا رہا تھا لیکن آخری بات پر اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"کیا؟؟؟ تو۔۔۔ تو اسے مار دے گا؟!" وہ تھوک نگلتے ہوئے بمشکل بول پایا تھا۔

"اوں ہوں۔۔!!" اس نے خباثت سے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"تو پھر؟!" عامر کی حیرانگی ناسمجھی میں بدلی۔

"بس ابھی تو صرف اس کا پیچھا کروں گا اور اس پر گہری نظر رکھتے ہوئے اس کی روٹین جاننے کی کوشش کروں گا اور پھر موقع ملتے ہی اس کا وہ حشر کروں گا کہ وہ یہ اچھی طرح جان جائے گی "راحیل فاروقی پر ہاتھ اٹھانے کا کیا انجام ہوتا ہے""!

اس نے سرخ آنکھوں سے سامنے دیکھا جہاں سفید کار میں اریحہ بیٹھتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

وہ مسلسل اریحہ کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا اور اگلے ہی پل اسے ایسے ہی گھورتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی اور اس کی گاڑی کے تعاقب میں لگا دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یار!! ایک بات سمجھ میں نہیں آئی کہ اگر تو نے یہ سب کرنا ہی تھا تو اتنے دن انتظار کس چیز کا کیا؟؟" عامر کے تجسّس نے اسے خاموش نہ رہنے دیا۔

"تو تجھے کیا لگتا ہے میں اتنے دنوں سے سکون میں بیٹھا رہا ہوں گا؟"!

ایک سنجیدہ نگاہ اس پر ڈالی پھر چہرہ سیدھا کرتے ہوئے کہا۔

"ساری معلومات اکٹھی کرنے کے بعد میں کسی ایسے موقعے کی تلاش میں تھا کہ کب یہ میرے ہاتھ لگے اور کب میں اسے دبوچ لوں"!

یہ کہتے ہی اس کی رگیں تن گئیں اور سٹیئرنگ وہیل پر اس کی گرفت سخت ہو گئی۔

عامر نے اس کا یہ روپ پہلی بار دیکھا تھا اس کے بعد سارے راستے پھر اس نے کوئی سوال نہیں کیا۔ کچھ ہی دیر میں سفید گاڑی ایک عالیشان بنگلے کے سامنے رکی۔ ڈرائیور جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر باہر نکلا اور فوراً پچھلا دروازہ کھولا جہاں سے وہ اپنی کتابیں اور بیگ سنبھالتے ہوئے باہر نکلی اور کچھ ہی لمحوں میں اس کا خوبصورت سراپا گیٹ عبور کر کے داخلی دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ راحیل کی عقابی نظروں نے منظر سے غائب ہو جانے تک اس حسن کی ملکہ کا پیچھا کیا تھا۔ اس کی گاڑی اریحہ کی کار سے اتنی دور کھڑی تھی کہ وہ اسے با آسانی دیکھ سکتا تھا لیکن اریحہ کو اس بات کی بھنک بھی نہ پڑی کہ کوئی اس پر کس قدر سخت نظر رکھے ہوئے ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(راحیل اریحہ کا یونیورسٹی فیلو تھا، وہ ایک بہت ہی لوفر، آوارہ اور دل پھینک لڑکوں میں سے ایک تھا، ہاں ! وہی لڑکے جو ہر تیسری لڑکی پر اپنا یہ کمزور سا دل ہار بیٹھتے ہیں ایسے لڑکے واقعی میں ترس کھانے کے قابل ہیں لیکن خیر ابھی راحیل کی بات کر لیتے ہیں۔۔:) وہ اریحہ کی خوبصورتی کی وجہ سے اس پر فدا ہو چکا تھا، ہاں وہی والا فدا جو ہر تیسری لڑکی پر ہوا جاتا ہے اور جب اس نے اپنے دوستوں کے چیلنج پر اریحہ کو سب کے سامنے مسکراتے ہوئے اپنے دل کا حال سنایا تو اریحہ نے بھی بغیر کسی کا لحاظ کیے اس کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رسید کر دیا اور اب وہ اپنی اسی سو کالڈ محبت کو بھلا کر اپنے دوستوں میں ہونے والی اس بے عزتی کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔)

"عامر اب تو جا، میں خود اس پر نظر رکھوں گا، میں نہیں چاہوں گا خوامخواہ تو میری وجہ سے پھنس جائے لیکن ہاں جب تیری ضرورت پڑی تو تجھے آنا ہو گا۔۔اوکے ؟؟؟"

اس نے عالیشان سفید محل پر نظر دوڑاتے ہوئے ساتھ بیٹھے عامر کو سنجیدگی سے ہدایت کی۔

"ہاں ٹھیک ہے میں آجاؤں گا لیکن کب ؟؟؟"

اس کی بات سن کر عامر نے شکر کا سانس خارج کیا۔

"بس جب بھی کال کروں گا تو تم آجانا باقی کی پلاننگ فون پر بتاؤں گا۔

اس نے سرسری سے انداز میں جواب دیا۔

"اوکے !" یہ کہتے ہی وہ باہر نکل گیا اور اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

☆☆☆☆☆☆☆

"کیا ہوا امی؟ آپ اتنے غصے میں کیوں ہیں؟ کس کا فون تھا؟؟"

اس نے کمرے کی چوکھٹ میں کھڑے تشویش سے پوچھا(وہ ان کے کمرے کے پاس سے گزر رہی تھی کہ یکلخت ہی اس کی نظر ادھ کھلے دروازے سے ان پر پڑی جو بیڈ پر بیٹھیں، موبائل فون ہاتھ میں تھامے کافی غصے میں لگ رہی تھیں جیسے ابھی ابھی ان کی کسی سے کال پر بات ہوئی ہو۔)

"تیرے ابا کا"!

ساجدہ تائی نے ایک نظر اس پر ڈالتے ہوئے دبے دبے غصے میں بتایا۔

"ہمم تو؟؟ کیا کہہ دیا ابا نے ایسا جو آپ اتنا غصے میں ہیں؟"!

وہ گہرا سانس لیتے ہوئے ان کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی۔

"ارے کہنا کیا ہے، یہ جو تیرے چاچا چچی ہیں نا، نجانے کیا سمجھتے ہیں خود کو؟"!

وہ بنا اس کی طرف دیکھے کڑوے لہجے میں بولیں۔

"مطلب؟؟"وہ انہیں نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔

"تیرے چچا نے تیرے ابا کی دکان پر آکر انہیں اپنی غلامی کا حکم دیا ہے، ضرور تیری چچی نے کان

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھرے ہوں گے۔"

"امی آپ کہنا کیا چاہ رہی ہیں؟ صاف صاف بتائیں نا؟!

اس بار اس نے جھنجھلاتے ہوئے پوچھا۔

"ارے ہمیں تو دو وقت کی روٹی بھی بڑی مشکل سے نصیب ہوتی ہے اور وہ محترمہ اپنے خاوند کے ساتھ عمرے پر جا رہی ہے۔" وہ بڑی نخوت سے بولیں۔

"کیا؟؟ چچا چچی عمرے پر جا رہے ہیں؟؟" اس کی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔

"ہاں! منحوس کہیں کے! پتہ نہیں کہاں سے آگئے ہماری زندگیوں میں، ارے ہم جیسے لوگ عمرے پر نہیں جا سکتے تو ہمیں بتا کر ہمارا دل کیوں جلاتے ہیں؟"

ان کا غصہ کسی قدر کم نہ ہو رہا تھا۔

"چھوڑیں امی! ہمارے نصیب میں کہاں یہ خوشیاں! جن لوگوں کے پاس بہت پیسے ہوتے ہیں نا وہ سب کر سکتے ہیں۔"

بجائے انہیں سمجھانے کے وہ ان کے اندر جلتی حسد کی آگ کو اور بھڑکانے لگی۔

"اچھا یہ بتائیں کیا کہا چچا نے ابا سے؟"

"یہی کہ جتنے دن میں سعودیہ جا رہا ہوں، میرے آفس کا کام سنبھال لینا۔"

ان کے لہجے کی کڑواہٹ برقرار تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو پھر؟ ابا نے کیا کہا؟" اس نے بے صبری سے پوچھا۔

"صاف انکار کر دیا"!

"بالکل ٹھیک کیا ابا نے، ساری زندگی تو ہمیں پوچھا تک نہیں اب جب خود کو ضرورت ہے تو آ گئے ابا کے پاس۔ ہونہہ"!

اس نے بھی اپنے اندر کی آگ باہر نکالنی ضروری سمجھی۔

"تجھے پتہ ہے منال پہلے تو میں تیرے ابا کو کہنے لگی تھی کہ تیرے چچا کو فون کر کے کہہ دیں کہ وہ راضی ہیں لیکن پھر یہ سوچتے ہوئے رک گئی کہ کیا فائدہ ایسی حکمرانی کا جو چند دنوں کی ہو، مزہ تو تب آتا ناجب ہمیں کچھ ملتا بھی، ہم کیا ان کے حکم کے غلام ہیں؟"!

"واہ بھئی امی! بڑی سمجھدار ہو گئی ہیں آپ! بالکل ٹھیک کیا آپ نے اور ابا نے، کوئی ضرورت نہیں ان کے کام آنے کی، ہونہہ ہمیں کیا ملتا ان سب سے اور ویسے بھی جب جب میں اس مہارانی (اریحہ) کو دیکھتی ہوں تو میرا خون کھولتا ہے اس سے اچھا تو ہم یہیں ٹھیک ہیں، میں اس سے اتنی نفرت کرتی ہوں کہ آپ کو بتا نہیں سکتی، آپ خود سوچیں وہ بھی اپنی ماں باپ کی اکلوتی بیٹی ہے اور میں بھی لیکن کتنی خوش قسمت ہے ناوہ جو میری ہی عمر کی ہو کر اتنے بڑے اور عالیشان گھر کی مالکن ہے اور میں؟! میں تو اپنے ہی گھر کی نوکرانی بن کر رہ گئی ہوں۔۔"!!

اس نے اپنی امی کو سراہنے کے ساتھ ساتھ اپنے دل کی بھڑاس نکالنی بھی ضروری سمجھی۔ آخری

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بات سن کر ساجدہ تائی کی بھنویں تن گئیں۔

"ارے چپ کر! اپنے ہی گھر کے کام تجھے بوجھ لگتے ہیں؟ سارا دن تو کمرے میں پڑی رہتی ہے، اگر کبھی کبھار ماں کی مدد کر بھی دی تو وہی تجھے رونا پڑ جاتا ہے۔۔اور جو یہ تیرے دل میں اریحہ کے لیے کڑواہٹ ہے نا یہ سب اچھے سے جانتی ہوں لیکن نا چاہتے ہوئے بھی تجھے اریحہ کے ساتھ اپنا رویہ درست رکھنا ہوگا۔ سمجھی؟"!

"پر کیوں امی؟ یہ پیار کا دکھاوا کیوں؟؟۔۔میں نہیں کر سکتی یہ سب۔۔"!

اس نے انہیں بے یقین نظروں سے دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"دیکھ منال! اس میں ہمارا ہی فائدہ ہے، وہ اپنے ماں باپ کی طرح ہماری ان سے نفرت سے ناواقف ہے اور ہمارے ساتھ دل سے کرتی ہے تو ہمیں بھی بس اسی کی طرح اسے پیار کے بدلے پیار دینا ہوگا اور موقع ملتے ہی ہم اسے اپنے ہاتھوں میں لے لیں گے۔۔ سمجھ گئی؟"!

وہ بے بسی سے اسے سمجھانے کی ایک اور کوشش کرنے لگیں۔

"امی آپ کی یہ سازشی باتیں مجھے سمجھ نہیں آتیں، آپ نے جو کرنا ہے کریں لیکن پلیز مجھے ان سب میں مت گھسیٹیں"!!

اس نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے بڑی اکتاہٹ سے انکار کیا۔

منال! اگر میں تیری ساری باتیں مانتی ہوں نا تو تجھے بھی میری ساری باتیں ماننی ہوں گی!"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ساجدہ تائی نے اسے تنبیہ کی۔

"کوشش کروں گی!" وہ جاتے وقت ایک لمحے کے مڑ کر انہیں دیکھتے ہوئے بولی پھر تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے باہر نکل گئی۔

پیچھے ساجدہ تائی تاسف سے بس سر ہلاتی رہ گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

"ہوگئی ساری پیکنگ؟"!

خدیجہ بیگم اپنے کمرے میں باقی کے کپڑے سمیٹ کر الماری کے پٹ بند کر رہی تھیں جب اپنے عقب میں آواز سننے پر وہ ٹھٹھکیں اور پلٹ کر اپنے شوہر کو دیکھا۔

"جی ہوگئی! آپ کب آئے؟" انھوں نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بس ابھی ابھی۔۔" وہ مختصر سا جواب دے کر خاموشی سے بیڈ پر آکر بیٹھ گئے۔

"کیا ہوا؟ آپ اتنے اداس کیوں لگ رہے ہیں؟"

وہ ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے فکر مندی سے بولیں۔

انھوں نے خدیجہ بیگم پر ایک خاموش نگاہ ڈالی اور نفی میں سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔

"بتائیں نا، پرسوں ہماری فلائٹ ہے اور آپ یوں اداس بیٹھے بالکل اچھے نہیں لگ رہے۔۔ کل

تک تو آپ بہت خوش تھے۔"

"جی الحمدللہ! میں اب بھی بہت خوش ہوں خدیجہ بیگم کہ اللہ نے ہمیں اس سعادت کے لیے چنا ہے۔۔بس اپنوں سے جو امیدیں تھیں، جو مان تھا وہ اب نہیں رہا اور جب یہ امیدیں ٹوٹتی ہیں، مان ٹوٹتے ہیں تو بہت دل دکھتا ہے۔"

وہ بہت شکست خوردگی سے نیچے کارپٹ پر نظریں جمائے کہہ رہے تھے۔

"محمود بھائی نہیں مانے کیا؟!" انہوں نے اچانک ایک خیال کے تحت استفسار کیا۔

"نہیں! نجانے انہیں کیا ہو گیا ہے۔۔آپ جانتی ہیں؟! میں بہت مان سے ان کے پاس گیا تھا کہ میں اپنے بھائی کے ہوتے ہوئے کیوں سب غیروں کے سپرد کر کے جاؤں لیکن جب میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے اتنی سنگدلی دکھائی، اتنے کرخت لہجے میں بولے کہ میرا دل کٹ کر رہ گیا خدیجہ بیگم!! یہ میرے وہی بھائی ہیں جن کے ساتھ میں نے اپنے بچپن کا ایک ایک پل گزارا، اپنے ماں باپ سے بڑھ کر انہیں چاہا، امی ابو کے جانے کے بعد میں نے انہیں ہی تو اپنا سب کچھ مانا تھا لیکن آج۔۔آج تو وہ اس طرح تھے جیسے مجھے جانتے ہی نہیں۔۔"

وہ پرنم آنکھوں سے بے بسی اور شکوہ بھرے لہجے میں بولے۔

خدیجہ بیگم کی آنکھوں میں بھی نمی تیرنے لگی مگر وہ بولیں کچھ نہیں۔

"پتہ نہیں بھائی ایسے کیوں ہو گئے ہیں؟! پتہ ہے خدیجہ بیگم! جب بھائی کی شادی ہوئی تھی تو

بھابھی کے آجانے کے بعد بھائی کا رویہ میرے ساتھ بدلنے لگا اور بھابھی کے مجبور کرنے پر ہی بھائی ابا سے اپنا حصہ لے کر الگ ہوگئے، اس کے بعد بھائی نے ہم سے ملنا بھی کم کر دیا اور آہستہ آہستہ یہ سلسلہ ختم ہی ہو گیا۔امی انہیں ملنے کو ترس جاتی تھیں لیکن وہ نہ آتے پھر ایک دن ابا نے غصے میں آکر باقی کی ساری جائیداد میرے نام کر دی اور کچھ ہی عرصہ بعد وہ یہ دنیا چھوڑ گئے، امی بھی بھائی کے غم میں چلی گئیں اور میں بہت اکیلا ہو کر رہ گیا تھا پھر جب امی ابو کے غم سے کچھ سنبھلا تو میں نے شادی کرنے کا فیصلہ کیا اور جب آپ میری زندگی میں آئیں تو ایسا لگا جیسے زندگی کا سکون واپس لوٹ آیا ہے اور پھر اس مہربان رب نے ہمیں اریحہ جیسی رحمت سے نوازا۔"

وہ جیسے اپنے اندر برسوں سے دبے رازوں کو باہر نکال کر بہت ہلکا محسوس کر رہے تھے۔خدیجہ بیگم حیرت سے انہیں دیکھنے لگیں۔

"امی ابو اس طرح دنیا سے گئے تھے یہ آپ نے مجھے پہلے کبھی کیوں نہیں بتایا؟"

"کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا آپ بھی وہی سب کچھ برداشت کریں جو میں نے کیا اس لیے اس بات پر میں نے کبھی زور نہیں دیا کہ ہم بھائی اور بھابھی سے ملنے چلیں لیکن حقیقت میں وہ ہی ہم سے کبھی ملنا نہیں چاہتے تھے"!

"بھابھی کا رویہ شروع سے ہی میرے ساتھ اچھا نہیں تھا لیکن میں نے سوچا شاید میں ہی ایسا

محسوس کرتی ہوں کیا پتہ حقیقت بالکل اس کے بر عکس ہو"!

وہ سوچتے ہوئے معصومیت سے بولیں۔

"وہ اسی لیے خدیجہ بیگم کہ آپ کا تعلق ایک امیر اور اونچے خاندان سے تھا اور وہ ایک غریب اور چھوٹے گھر کی تھیں اور شاید اسی لیے وہ آپ سے حسد کرنے لگیں۔"

"ایسا نہ سوچیں!! شاید وجہ صرف یہ ہو کہ اپنے بیٹے کی ضد کے آگے انہیں اپنا گھر بیچنا پڑا اور پھر اچانک سے ان کے حالات ڈاؤن ہو گئے۔"

خدیجہ بیگم نے ان کی غلط فہمی دور کرنا چاہی۔

"ہاں تو میں نے کب نہیں ان کی مدد کرنا چاہی؟ کئی بار بھائی سے کہا کہ کیا فائدہ ان کے اتنے تجربے اور پڑھے لکھے ہونے کا! ان کو میرے ساتھ آفس جوائن کرنا چاہیے لیکن شاید ان کی انا آڑے آرہی تھی کہ وہ اپنے چھوٹے بھائی کے حکموں پر کیوں چلیں حالانکہ میں نے ایسا کبھی نہیں سوچا۔ آج میں ساری باتیں، رویے، لہجے ایک طرف رکھ کر ان کے پاس دوبارہ گیا تھا کہ ہو سکتا ہے میرے بھائی کے دل میں اب بھی میرے لیے تھوڑی بہت جگہ باقی ہو مگر نہیں! میں غلط تھا ایسا کچھ نہیں ہے۔۔! بس اب میں تھک چکا ہوں، میں نے ہار مان لی ہے شاید اب میں اپنے پہلے والے بھائی کو کبھی نہ پا سکوں"!!

انہوں نے نقاہت سے کہتے ہوئے اپنا سر جھکا دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ابھی وہ کچھ بولنے ہی والی تھیں کہ اریحہ نے کمرے کے کھلے دروازے پر ہلکی سی دستک دی۔

دونوں نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو وہاں کھڑی انہی کی طرف متوجہ تھی۔

"ارے بیٹا آپ؟ !آپ کب آئی؟ آجاؤ اندر آؤ۔"

خدیجہ بیگم نے چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے اسے اندر آنے کا اشارہ کیا۔

"بس ابھی ابھی جب آپ دونوں باتوں میں مصروف تھے۔"

وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھی اور سامنے پڑی کرسی ان کے قریب کھینچ کر بیٹھ گئی۔

"پتہ ہے ماما بابا! آج یونیورسٹی میں لاسٹ ڈے تھا اور روبی کے کہنے پر میں نے اس کے ساتھ اتنا ٹائم بھی سپینڈ کیا لیکن ابھی میں لنچ کر کے فری ہی ہوئی تھی کہ اس روبی کی بچی کی پھر سے کال آگئی کہ میرے بغیر اس میڈم کا دل نہیں لگ رہا اور پورا ایک گھنٹہ مجھے باتوں میں لگائے رکھا، بڑی مشکل سے جان چھڑا کر آئی ہوں۔"

وہ چہکتے ہوئے انہیں اس طرح بتا رہی تھی جیسے سر سے بلا اتار کر آئی ہو۔

اس کے اس انداز پر ماما بابا دونوں کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"میری بیٹی ہے ہی اتنی پیاری کہ اس کے بغیر دل نہ لگے۔"

بابا نے اس کے بالوں میں مسکراتے ہوئے ہاتھ پھیرا۔

"سو تو ہے!" اس نے فخر سے شانے اچکائے۔

"لیکن ہم دونوں آپ کے بغیر اتنے دن کیسے رہیں گے ؟"!

بابا نے اداسی سے سوچتے ہوئے کہا۔

"رہ لیں گے بابا! آپ دونوں ہو تو ایک دوسرے کے لیے"!

اس نے اپنی ماما کی طرف دیکھتے ہوئے شرارت سے ان کا ہاتھ دبایا۔

"اور آپ کیسے رہو گی ہمارے بغیر ؟!" خدیجہ بیگم نے ناک سکیڑتے ہوئے پوچھا۔

"رہ لوں گی، اب آپ کی بیٹی بڑی ہو گئی ہے اور میں آپ دونوں کے ساتھ چل کر کباب میں ہڈی بالکل نہیں بننا چاہتی۔ میں چاہتی ہوں اس خوبصورت سفر کا ایک ایک لمحہ آپ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ انجوائے کریں اور آپ کے ساتھ تیسرا کوئی نہ ہو۔ میں نیکسٹ ٹائم چلی جاؤں گی لیکن ابھی فلحال میں آپ دونوں کو ٹائم دینا چاہتی ہوں۔ ہمیشہ میرے ساتھ ہی تو ہوتے ہیں آپ دونوں"!!

اس نے اپنے لہجے کو حد درجہ مستحکم رکھتے ہوئے وضاحت دی۔

"اچھا ماما بابا! جو میں پوچھنے آئی تھی آپ دونوں سے وہ تو بھول ہی گئی۔۔"

اس نے اچانک ماتھے کو چھوتے ہوئے کہا تو دونوں نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"وہ ماما۔۔ایکچویلی آپ نے بریانی بہت مزے کی بنائی ہے تو میں سوچ رہی تھی کہ۔۔تائی اماں اور منال کے لیے لے جاؤں، منال کو بہت پسند ہے نا۔۔؟"!

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے جھجھکتے ہوئے اجازت طلب نظروں سے کہا۔

اس کی بات سن کر بابا کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری ابھری۔ خدیجہ بیگم ان کے تاثرات کو نوٹ کرتے ہوئے ان کے کچھ بولنے سے پہلے ہی بول پڑیں۔

"ہاں بیٹا لے تو جاؤ آپ لیکن۔۔۔ رؤف کو تو میں نے مارکیٹ سے کچھ سامان لینے بھیجا ہے۔"

"تو کیا ہوا میں بابا کی گاڑی لے جاؤں گی؟"

اس نے فوراً مسئلے کا حل نکالتے ہوئے سوالیہ نظروں سے ان کی طرف دیکھا۔

"لیکن بیٹا آپ۔۔۔ اکیلے کیسے جاؤ گی؟" وہ فکر مند ہوئے۔

"بابا آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے میں اکیلے کبھی گئی ہی نہیں"!

اس نے منہ بناتے ہوئے گلہ کیا۔

"لیکن بیٹا پھر بھی آپ۔۔۔"

"کوئی بات نہیں، جانے دیں نا"!

وہ ابھی اتنا ہی کہہ پائے تھے کہ خدیجہ بیگم نے نرمی سے ان کی بات کاٹی۔

"ٹھیک ہے لیکن اگر آپ کہو تو میں ساتھ چلا جاتا ہوں۔"

بابا نے کچھ سوچنے کے بعد اجازت دیتے ہوئے کہا۔

"جانے دیں نا اسے، آپ کیوں ساتھ جائیں گے؟ ویسے بھی آپ کی ضرورت ہے گھر پر، بہت

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے کام کرنے ہیں ابھی آپ کو۔۔"

اریحہ کی بجائے خدیجہ بیگم بات بناتے ہوئے بولیں، وہ نہیں چاہتی تھیں کہ وہ اپنے بھائی کے گھر جا کر دوبارہ دکھی ہو جائیں اور نہ ہی وہ یہ چاہتی تھیں کہ ان کے جانے سے اریحہ بھی اپنے تایا اور تائی کی اپنے بابا کے ساتھ بے رُخی کو جان جائے۔

"جی بابا! ویسے بھی ننھیال میں تو کوئی ہے نہیں، ایک تایا لوگ ہی تو ہیں اس دُنیا میں ہمارے رشتے دار جن سے ملنے کا ٹائم بھی کبھی کبھار ہی ملتا ہے۔

اس نے اپنی ماما کی بات سنتے ہوئے احتجاجاً کہا۔

"بیٹا میں آپ کو جانے سے نہیں روک رہا لیکن آپ کو اکیلے بھیجنے پر میرا دل نہیں مان رہا۔"

افوہ بابا! آپ بھی نا! میں کوئی بچی تھوڑی ہوں، آپ گھر رکیں ماما کے ساتھ۔ ایک تو میں آپ کو اپنی پیاری ماما کے ساتھ رکنے کا موقع دے رہی ہوں اور آپ ہیں کہ سمجھ ہی نہیں رہے"!

اس نے اپنی ماما کی طرف دیکھتے ہوئے شرارت سے آنکھ دبائی۔

"اوکے! لیکن آپ آج ہی کیوں جانا چاہتی ہیں؟ میرا مطلب ہے کہ ہمارے ساتھ وقت گزارنے کی بجائے آپ۔۔"

"کیونکہ بابا ایک تو آج ماما کے ہاتھ کی مزیدار سی بریانی بھی بنی ہوئی ہے اور دوسرا میں آپ لوگوں کی موجودگی میں ہی جانا چاہتی ہوں، آپ لوگوں کے جانے کے بعد مجھے گھر سے نکلنا اچھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں لگے گا۔"

اس نے نرمی سے ان کی بات کاٹتے ہوئے اپنا مسئلہ بتایا۔

"ماشاءاللہ! بڑی سمجھدار ہوگئی ہے میری بیٹی!" بابا فخریہ انداز میں مسکرائے۔

"گاڑی کی چابی؟!"اس نے ان کے سامنے ہتھیلی پھیلاتے ہوئے چابی مانگی۔

"یہ لیں۔" بابا نے اپنی جیب سے چابی نکال کر اس کی ہتھیلی پر رکھ دی۔

)"لیکن پھر بھی تم کہیں بھی جاؤ تو اپنے بابا یا ڈرائیور کے ساتھ جانا"(!

چابی لیتے وقت ایک لمحے کے لیے اس کے ذہن میں روبائشہ کے صبح والے الفاظ گونجے تھے مگر وہ سر جھٹکتے ہوئے کھڑی ہوئی۔

"تھینک یو بابا!" وہ چابی لینے کے بعد مسکراتے ہوئے ان کے گلے لگی اور پھر ان دونوں کو الوداعی کلمات کہہ کر کمرے سے نکل گئی۔(کمرے سے باہر قدم رکھتے وقت خدیجہ بیگم نے اپنی پھول سی بیٹی کو اللہ کی امان میں دیا تھا۔)

"مجھے فخر ہے اپنی بیٹی پر کہ وہ رشتوں کو نبھانا جانتی ہے۔"

بابا نے اس کے جانے کے بعد ادا اس مسکراہٹ سے کہا۔

"بالکل ٹھیک کہا آپ نے! میں نہیں چاہتی کہ اریحہ ان معاملات میں پڑے، یہ بڑوں کا معاملہ ہے بڑوں میں ہی رہنے دینا چاہیے اور پھر اریحہ منال کو اپنی بہنوں کی طرح چاہتی ہے اگر کچھ ماہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بعد وہ دونوں مل بھی لیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

خدیجہ بیگم نے اپنے شوہر کی بات کی تائید کرتے ہوئے ان کے دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہا تو انہوں نے بھی جواباً مسکرا کر سر ہلا دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"ارے یہ کہاں جا رہی ہے اور وہ بھی اکیلے؟! اس کا ڈرائیور تو بھی واپس نہیں آیا؟"!

راحیل جو ڈرائیونگ سیٹ پر ریلیکس انداز میں ٹیک لگائے سامنے سفید بنگلے کا تنقیدی نگاہوں سے جائزہ لیتے ہوئے اپنی جماہیوں پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا اچانک اریحہ کو داخلی دروازے سے نکلتے دیکھ کر چونکتے ہوئے سیدھا ہوا۔

وہ ہاتھ میں ایک شاپنگ بیگ پکڑے لان کے ساتھ بنی روش پر چلتی ہوئی پورچ میں کھڑی سیاہ گاڑی کی جانب بڑھ رہی تھی۔

"چچ چچ۔۔ بری پھنسی بیچاری! لگتا ہے اسے اپنی جان پیاری نہیں"!!

وہ شیطانی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسے ترس کھاتی نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

"چلو۔۔ اچھا موقع ہے، آج ہی اس کا قصہ ختم کر دیتا ہوں بس اب اور انتظار نہیں کر سکتا۔ میں بھی دیکھتا ہوں آج کہاں جاتی ہے یہ بچ کر"!!

اس نے جوش اور غصے سے کہتے ہوئے اس کی گاڑی کا پیچھا کرنے کا سوچ کر اگنشن میں چابی گھمائی اور جب اریحہ کی کار گیٹ عبور کر کے سڑک پر تھوڑا آگے نکل گئی تو اس نے ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر اپنی کار اس کے تعاقب میں لگا دی۔

ابھی کوئی پانچ منٹ ہی گزرے تھے کہ یکلخت ہی آگے جاتی ہوئی سیاہ کار نے مین روڈ سے ایک سنسان راستے کی جانب ٹرن لیا۔

راحیل بھی ششدر سا اس کا پیچھا کر رہا تھا۔(وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟!) جیسے جیسے اریحہ کی کار آگے بڑھ رہی تھی اس کی حیرانگی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔کچھ لمحوں میں اریحہ کی کار اندرونِ شہر میں ایک گنجان آباد علاقے کی چھوٹی سی گلی کے آخری سرے پر ایک متوسط درجے کے مکان کے سامنے رکی تو وہ بھونچکارہ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

وہ ریوالونگ چیئر پر بیٹھا، بہت مصروف سے انداز میں اپنی انگلیاں تیزی سے سامنے ٹیبل پر رکھے لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پر چلا رہا تھا۔اس کی سیاہ ذہین آنکھیں لیپ ٹاپ کی چمکتی سکرین پر تیزی سے گردش کر رہی تھیں۔آج اس نے سیاہ جینز کے ساتھ نیوی بلیو ڈریس شرٹ پہنی ہوئی تھی (یہ دونوں رنگ اس کے پسندیدہ تھے)اس کا کوٹ بائیں جانب ایک سٹینڈ پر ہینگ کیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گیا تھا۔(انورٹر کی وجہ سے کمرہ کافی گرم تھا)اس نے اپنی آستینیں کہنیوں تک موڑی ہوئی تھیں۔اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ ہمیشہ کی طرح وہ آج بھی بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔آج اس کے آفس میں کوئی خاص کام تو نہیں تھا لیکن اس کے باوجود وہ بہت مصروف تھا۔وہ ابھی بھی اسی طرح چمکتی سکرین کو دیکھتے ہوئے تیزی سے ٹائپنگ کر رہا تھا جب دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔اس نے چونک کر دروازے کی سمت دیکھا جہاں سے حامد اندر داخل ہو رہا تھا۔

"اس کی ہی کمی تھی!" حامد پر نظر پڑتے ہی وہ بڑبڑایا اور پھر سے لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہو گیا۔

"گڈ آفٹر نون سر!کیسے ہیں آپ؟"

حامد نے مسکراتے ہوئے ذرا سا جھک کر اپنا دایاں ہاتھ سینے پر رکھتے ہوئے شوخی سے کہا۔

اس نے سکرین سے نظریں ہٹا کر ایک سنجیدہ نگاہ اس پر ڈالی۔

"کوئی کام تھا؟"اسی سنجیدگی سے پوچھا۔

"نہیں بھائی!خیریت تو ہے؟۔۔آج آپ کچھ۔۔ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ نہیں ہیں؟!لنچ کے لیے بھی نہیں آئے؟؟"

وہ اس کے سنجیدہ تاثرات پر غور کرتے ہوئے حیران ہوا۔

"آ۔۔ہاں سب خیریت ہے،بس تھوڑا مصروف ہوں،اس لیے لنچ کے لیے نہیں آسکا اور ویسے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھی مجھے بھوک نہیں ہے۔"

اس نے حامد کو خود پر غور کرتے پایا تو تھوڑا ریلیکس ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن بھائی آج کوئی اتنا خاص کام تو نہیں تھا پھر بھی آپ اتنے مصروف ہیں؟"

"حامد تم جانتے ہو نا کہ لاسٹ ویک میٹنگز کی وجہ سے روٹین کتنی ٹف رہی ہے اور اسی وجہ سے بہت سے کام ادھورے رہ گئے ہیں اس لیے آج اگر میں فری ہوں تو میں چاہتا ہوں یہ سارے کام آج ہی مکمل کرلوں اور تمہیں اس بات کا بھی اچھے سے علم ہے کہ مجھے وقت کا ضیاع بالکل پسند نہیں ہے"!

اس نے اتنی سنجیدگی سے کہا کہ حامد کو لگا وہ واقعی بہت مصروف ہے۔

"بھائی۔۔میں تو اس لیے یہاں آیا تھا کہ آپ نے کچھ کھایا نہیں ہے تو ہم دونوں باہر چل کر کچھ کھالیں گے اور تھوڑا مائنڈ بھی فریش ہو جاتا لیکن آپ اور بابا تو ہمیشہ ہی مصروف رہتے ہیں۔" وہ خفا ہوا۔

"سوری حامد! میں نہیں چل سکتا، ہاں! ایک کام ہو سکتا ہے، ایسا کرو یہیں پر کچھ منگوالو۔" اس نے سکرین سے بغیر نظریں ہٹائے مسئلے کا حل بتایا۔

"بھائی! آپ یہ کام گھر جا کر بھی تو کر سکتے ہیں نا؟! بابا بھی اسی طرح مصروف ہیں اور آپ بھی۔ فائدہ کیا ہوا آج تھوڑے کام کا؟"!

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اس کے سامنے کھڑا جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے منہ بنائے کہہ رہا تھا۔

"حامد! جب تم پر یہ ذمہ داریاں پڑیں گی تو سب سمجھ جاؤ گے۔ اگر بابا نے مجھ پر اتنا ٹرسٹ کیا ہے تو مجھے بھی تو چاہیے نا کہ ان کی امیدوں پر پورا اتروں اور پھر جب تک ہم محنت نہیں کریں گے تو ہماری کمپنی گرو کیسے کرے گی؟"!

حماد نے اسے نرمی سے سمجھانا چاہا۔ کچھ لمحے توقف کے بعد وہ پھر بولا۔

اور ہاں! بابا چھ بجے کے بعد گھر چلے جائیں گے اگر تم بھی جانا چاہتے ہو تو چلے جانا۔" وہ یہ کہہ کر ایک بار پھر سکرین کو دیکھنے لگا۔

"کیا مطلب؟!۔۔آپ نہیں جائیں گے۔" وہ حیران ہوا۔

"نہیں! آج تھوڑا لیٹ ہو جاؤں گا کیونکہ مجھے یہ سارا کام آج ہی ختم کرنا ہے۔"

"بھائی! اگر کام کو اتنا سر پر سوار کریں گے نا تو بیمار پڑ جائیں گے اور سوچیں اگر ماما کو پتہ چل گیا کہ آپ نے اس وجہ سے کچھ کھایا بھی نہیں ہے تو وہ کتنا خفا ہوں گی!" وہ تاسف سے بولا تھا۔

"حامد میں کھا لوں گا اور اب تم یہ سب باتیں چھوڑو اور مجھے وہ پروجیکٹز والی فائلز لا کر دو جو میں نے صبح تمہیں ساتھ لانے کے لیے کہا تھا۔"

"اوہ نو!!" اس نے فائلز کا سنتے ہی زبان دانتوں تلے دبائی۔

"کیا ہوا؟!" وہ اس کے اس انداز پر تھوڑا حیران ہوا۔

"ب۔۔بھائی وہ۔۔وہ تو میں۔۔گھر پر ہی بھول گیا۔"

اس نے اٹکتے ہوئے بتایا۔وہ جانتا تھا کہ وہ کتنی اہم فائلز گھر چھوڑ آیا ہے۔

"واٹ؟؟؟؟"حماد کو یقین نہ آیا۔

"حامد تم۔۔اتنے لاپرواہ کیسے ہو سکتے ہو؟میں نے تمہیں بار بار تاکید کی تھی کہ وہ فائلز ساتھ رکھ لینا لیکن تم۔۔کب سنتے ہو میری،حد ہوتی ہے غیر ذمے داری کی بھی یار!!"ضبط کے باوجود اس کے چہرے پر ہلکے سے غصے کے آثار نمایاں ہوئے۔

(حماد کا غصہ کبھی بھی بے وجہ نہیں ہوتا تھا۔وہ ایک بہت ہی کول اینڈ کام پر سنیلٹی کا مالک تھا اور اگر کبھی اسے غصہ آتا بھی تو اس کا دورانیہ زیادہ لمبا نہ ہوتا تھا۔)

"بھائی اب آپ غصہ تو نہ کریں میں۔۔میں آپ کو وہ فائلز ابھی گھر سے منگوا دیتا ہوں۔"

اس نے خفت سے لال پڑتے چہرے کے ساتھ پاکٹ سے فون نکالا اور ماما کا نمبر ڈائل کر کے کان سے لگایا۔

حماد ٹھنڈا سانس خارج کرتے ہوئے اسے منتظر نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

"اسلام علیکم ماما!"کال ریسیو ہو گئی تو وہ بولا۔

"ماما وہ میرے روم میں بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر دو فائلز رکھی ہیں آپ پلیز وہ شکور کے ہاتھ آفس بھجوا دیجیئے،بھائی کو بہت ضروری چاہیے"!

"اوہ اچھا!!۔۔۔ چلیں کوئی بات نہیں،اوکے اللہ حافظ"!

دوسری جانب کچھ سننے کے بعد وہ بولا اور فون بند کرتے ہی اس کی جانب دیکھا جو دونوں ہاتھ تھوڑی تلے جمائے، کہنیاں میز پر ٹکائے منتظر نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"بھائی وہ۔۔ڈرائیور تو ممانی اور عائشہ آپی کو پک کرنے گیا ہے، آج وہ لوگ آنے والے تھے نا، میں تو بھول ہی گیا تھا۔"

اس نے حماد کو اپنی طرف دیکھتے پایا تو نظریں چُراتے ہوئے تذبذب سے بولا۔

"لیکن مجھے یاد تھا کہ آج ممانی لوگوں نے آنا ہے! حامد تم بھی نا(تاسف سے نفی میں سر ہلایا) اب تم خود گھر جاکر وہ فائلز لے کر آؤ گے! سمجھ گئے؟؟"

اس نے حامد کو سنجیدہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے تنبیہ کی۔

"کیا بھائی؟ میں؟؟!۔۔۔میں کیسے جا سکتا ہوں ابھی؟! میں تو اب ایک بار ہی گھر جاؤں گا" چھ بجے "اور اگر اب چلا گیا تو پھر واپس نہیں آنے والا! آپ جانتے ہیں نا جب ہمایوں آتا ہے تو پھر میں بھی اس کے ساتھ بچہ بن جاتا ہوں۔۔"

وہ اب اپنی ناراضگی بھلا کر معذرت طلب نظروں سے اپنا مسئلہ بتانے لگا۔

"حامد اب غلطی تمہاری ہے تو تم ہی جاؤ گے اور ویسے بھی ممانی لوگ آج ہی تھوڑی چلے جائیں گے۔ تم فائلز لے آؤ اور پھر چاہے واپس چلے جانا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے اسی سنجیدگی سے مسئلے کا حل بتایا اور دوبارہ سکرین کو دیکھنے لگا۔

"لیکن بھائی۔۔۔۔"

وہ احتجاجاً کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن حماد کے گھورنے پر وہ چپ ہو گیا۔

"کہاں تم ہی جاؤ گے! اب فضول میں بچوں والی ضدمت کرو اور جلدی جاؤ"!

وہ حکمیہ انداز میں اس طرح سے بولا کہ حامد کو ہتھیار ڈالنے پڑے۔ وہ منہ بناتے ہوئے جانے کے لیے مڑ گیا۔ حماد اب دوبارہ اپنے کام کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟! یہ۔۔ یہ تو۔۔۔"!

راحیل اریحہ کو ساجدہ تائی کے گھر کے سامنے دیکھ کر حد درجہ حیران و پریشان ہوا تھا۔

اریحہ نے اس بڑے سے پرانی طرز کے لوہے کے دروازے کے ساتھ لگی ڈور بیل بجائی اور سائیڈ پر کھڑی ہو کر انتظار کرنے لگی۔

ساجدہ تائی صحن میں لکڑی کے تخت پر بیٹھی سبزی بنا رہی تھیں جب انہیں دروازے کی بیل سنائی دی۔

"یہ کون آ گیا اس وقت۔۔؟؟" وہ گھنٹی کی آواز پر چونکیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"منال۔۔۔۔منال، نیچے آ لڑکی دیکھ باہر کون ہے۔۔"

وہ پالک کاٹتے ہوئے مسلسل منال کو آوازیں دینے لگیں لیکن منال نیچے نہیں آئی اور ایک مرتبہ پھر دروازے پر دستک ہوئی۔

"ایک تو یہ لڑکی نجانے کہاں سوئی رہتی ہے سارا دن! مجھے ہی جانا پڑے گا۔"

وہ چھری پٹخ کر بڑبڑاتے ہوئے اٹھیں اور دروازے کی جانب بڑھ گئیں۔

راحیل گھر کے سامنے دور کھڑا درخت کی اوٹ میں چھپ کر بڑے غور سے یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ساجدہ تائی نے دروازہ کھولا تو سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ کر ششدر رہ گئیں۔

"اسلام علیکم! تائی اماں۔۔"

اس نے دروازہ کھلتے ہی انہیں مسکرا کر شائستگی سے سلام کیا۔

"اریحہ۔۔۔؟! تم؟۔۔تم کیوں آئی م۔۔میرا مطلب کیسے آئی؟ آج اتنے دنوں بعد کیسے تائی کی یاد آگئی۔۔؟آؤ اندر آؤ۔۔"

وہ اس کے سلام کرنے پر حیرانگی سے باہر نکلیں اور اپنے لفظوں پر قابو پاتے ہوئے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر بولیں۔

"بس تائی اماں، مصروفیت ہی اتنی تھی۔آج یونیورسٹی میں لاسٹ ڈے تھا نا تو سوچا کیوں نا آپ لوگوں سے مل لوں ورنہ آپ تو جانتی ہیں کہ سٹڈیز میں کتنا بزی ہو جاتی ہوں کہ گھر میں بھی کسی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کو وقت نہیں دے پاتی۔۔"

اس نے برآمدے کے صوفے پر بیٹھے ہوئے نرم مسکراہٹ سے وضاحت دی۔

"اچھا کیا جو تم آگئی۔" وہ زبردستی مسکراتے ہوئے کھڑے ہی بولیں۔

"یہ لیں! یہ میں آپ کے لیے لائی ہوں۔۔"

اس نے ایک بیگ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

انہوں نے بیگ پکڑتے ہوئے ناسمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

"تائی اماں اس میں بریانی ہے، ماما نے بنائی ہے! بہت مزے کی بنی ہے، آپ لوگوں کو پسند ہے نا تو میں لے آئی۔۔۔ منال کہاں ہے؟"

وہ ان کی آنکھوں میں ناسمجھی دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولی اور پھر متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

وہ بریانی کا باکس پکڑے بت بنے ویسے ہی کھڑی تھیں کہ منال کا پوچھنے پر چونکیں۔

"وہ۔۔وہ تو ادھر ہی ہے اپنے کمرے میں، میں بلاتی ہوں۔"

(لیکن یہ سن کر ساجدہ تائی کے چہرے پر ناگواری ابھری تھی کہ یہ بریانی خدیجہ بیگم نے بنائی ہے۔)

"منال۔۔۔ منال، نیچے آؤ، دیکھو کون آیا ہے۔۔"!

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیاامی۔۔۔!اب کیاہوگیا؟آپ مجھے۔۔۔۔"

اگلے ہی لمحے وہ بیزاریت سے بولتے ہوئے تیزی سے زینے پھلانگتی نیچے آرہی تھی کہ اریحہ پر نظر پڑتے ہی وہ ٹھٹھکی۔(اس کے قدم مزید سیڑھیاں اترنے سے انکاری ہوگئے)اس نے حیرانگی سے ایک نظر اپنی ماں کو دیکھااور پھراریحہ کو۔۔اور کچھ ہی لمحوں میں یہ حیرانگی غصے میں بدلنے لگی۔

"منال۔۔!کیسی ہو؟؟"

منال نے ابھی کچھ بولنے کے لیے لب واکیے ہی تھے کہ اریحہ پرجوش سی کھڑی ہوکراس سے ملنے کے لیے آگے بڑھی اوراگلے ہی پل اسے گلے سے لگالیا۔

"کیسی ہو؟؟"

اس نے پتھرکابت بنی منال سے علیحدہ ہوتے ہوئے مسکراکراپناسوال دہرایا۔

"ٹھیک ہوں!"منال کچھ اور بولنے والی تھی لیکن اپنی امی کے گھورنے پراس نے بہت سنجیدگی سے مختصراًجواب دیا۔

"آ۔۔اریحہ بیٹا،بیٹھو تم۔۔منال جاؤ،بہن کے لیے کچھ چائے پانی کاانتظام کرو۔"

ساجدہ تائی نے منال کو منظرعام سے غائب کرناچاہااوراسے کچن میں جانے کااشارہ کیالیکن اس نے بڑے آرام سے ان کی بات سنی ان سنی کردی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ارے نہیں تائی اماں، میں کھانا کھا کر آئی ہوں۔ آپ لوگ آئیں نا بیٹھیں میرے پاس۔۔" وہ ان کی بات سنتے ہی تیزی سے بولی۔

"تم۔۔ تم یہاں کیا کرنے آئی ہو؟؟" !

منال نے بہت ضبط کرنے کے باوجود بھی انتہائی ناگواریت سے پوچھا۔

اس کے اس انداز سے بولنے پر ساجدہ تائی نے پریشان نظروں سے اسے دیکھا۔ اریحہ کی مسکراہٹ اگلے ہی پل غائب ہوئی تھی۔

"منال بیٹا۔۔ وہ بریانی لائی ہے تمہارے لیے، دیکھو تو کتنا پیار کرتی ہے تم سے۔"

ساجدہ تائی نے دانت پیستے ہوئے بظاہر مسکرا کر بات سنبھالنے کی کوشش کی۔

"(مائی فٹ!)" اس نے ان کے گھورنے پر دل میں کہا۔

"مبارک ہو بیٹا! تمہارے اماں ابا عمرے پر جا رہے ہیں۔۔"

وہ موضوع بدلتے ہوئے بولیں۔

"خیر مبارک تائی اماں۔۔" !

اس نے پھیکی مسکراہٹ سے مبارکباد وصول کی۔ منال کا رویہ اسے عجیب الجھن میں مبتلا کر رہا تھا۔

"آؤ منال! تم بھی بیٹھو نا ہمارے پاس۔۔"

وہ ساری سوچوں کو ذہن سے جھٹکتے ہوئے ایک مرتبہ پھر مسکرا کر اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولی لیکن اس سے پہلے کہ منال اس کی بات پر کوئی ردِ عمل ظاہر کرتی اس کا فون بجنے لگا۔اس نے چونک کر موبائل کی چمکتی سکرین کو دیکھا تو یکلخت ہی اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمودار ہونے لگے۔اس نے بوکھلاتے ہوئے سر اٹھا کر ان دونوں کی جانب دیکھا جو سوالیہ نگاہوں سے اسی کی طرف متوجہ تھیں۔

"وہ۔۔امی۔۔رمشا کی کال ہے۔۔میں ابھی آئی۔"

اس نے بات گول کرتے ہوئے کہا اور الٹے قدموں کمرے کی جانب لوٹ گئی۔

"بیٹا۔۔دراصل منال کی طبیعت آج کل ٹھیک نہیں ہے اسی لیے تھوڑی چڑچڑی ہو گئی ہے۔"

ساجدہ تائی نے منال کے جانے بعد اریحہ کو صفائی پیش کی۔

"نہیں۔۔کوئی بات نہیں تائی اماں"!

وہ اخلاقاً مسکرائی لیکن اب اسے وہاں بیٹھنا عجیب سا لگ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

'ہیلو!۔۔۔کیسے ہو؟"

منال نے کمرے میں آتے ہی دروازہ بند کیا اور جلدی سے کال ریسیو کر کے مصنوعی مسکراہٹ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے بولی۔

"کہاں تھی تم؟ کتنی دیر سے کال کر رہا ہوں۔۔ٹائم مل گیا فون اٹھانے کا؟؟"

(فون پر دوسری جانب مخاطب شخص وہی لڑکا تھا جس سے وہ فون پر چھپ چھپ کر باتیں کیا کرتی تھی یعنی منال کا بوائے فرینڈ!!دوسرے لفظوں میں اس کا ''چھپا دوست!!'')وہ اس کی آواز سنتے ہی تیکھے لہجے میں بولا۔

"سوری راحیل!!!۔۔۔وہ میں نیچے امی کے پاس۔۔۔"

"بھاڑ میں گئی تم اور تمہاری امی"!

اس نے ابھی اپنی صفائی میں اتنا ہی کہا تھا کہ وہ درشتی سے اس کی بات کاٹ گیا۔

"راحیل تم اتنا غصہ کیوں کر رہے ہو؟"میری پوری بات تو سن لو۔۔"

اب کہ اس کے اس طرح بولنے پر وہ بھی بھڑکی۔

"مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی۔۔سنا تم نے!!"وہ چبا چبا کر بولا۔

"لیکن راحیل۔۔"

"مجھے صرف اتنا بتاؤ، وہ لڑکی کون ہے جو ابھی کچھ دیر پہلے تمہارے گھر میں داخل ہوئی تھی؟؟"

وہ ابھی کچھ کہنا ہی چاہ رہی تھی کہ راحیل کے سوال پر ٹھٹھکی۔

"کک۔۔کون؟!اریحہ؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں اریجہ ! کیا لگتی ہے وہ تمہاری؟"

"لیکن تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو؟؟"اس نے حیرانگی سے استفسار کیا۔

"جتنا پوچھا ہے صرف اتنا بتاؤ؟"!

دوسری جانب سے انتہائی سرد لہجے میں سوال دہرایا گیا۔

"کزن ہے میری۔۔میرے چچا کی بیٹی"!!

اس نے ایک گہرا سانس خارج کرتے ہوئے بتایا۔

"اووووہ۔۔آئی سی"!!

یہ سنتے ہی اس کا تجسّس ختم ہوااور اگلے ہی پل اس کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔(اچھا بہانہ مل گیا اس منال سے پیچھا چھڑانے کا)

وہ دل ہی دل میں سوچتے ہوئے خوش ہونے لگا۔

"اب تم کچھ بتاؤ گے؟کیوں پوچھ رہے ہو یہ سب؟؟"

اس کے غصے سے مخاطب کرنے پر وہ اپنے خیالوں سے باہر نکلا۔

"سوری منال !میری اور تمہاری دوستی یہیں تک تھی،یہ میری اور تمہاری آخری فون کال ہے، آج کے بعد مجھے کانٹیکٹ کرنے کی کوشش بھی مت کرنااور ہاں۔۔ہوسکے تو مجھے بھول جانا۔۔ اوکے؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ باہر گلی میں منال کے گھر سے دور کھڑا ان کے گیٹ کی جانب دیکھتے ہوئے ایسے کہہ رہا تھا جیسے کسی فلم کی کہانی سنا رہا ہو۔

"کیا؟؟ یہ۔۔۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو راحیل! تم۔۔ تم ایسا کیسے کر سکتے ہو۔۔؟"

اس کے الفاظ سن کر منال کے تو گویا آسمان سر پر آ گرا، اسے لگا شاید وہ غلط سن رہی ہے۔۔اسے اپنی قوت سماعت پر یقین نہیں آیا، اسے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

"میں کچھ بھی کر سکتا ہوں، سمجھی تم!!" وہ کرخت لہجے میں بولا۔

"لیکن کیوں؟؟ آخر میرا قصور کیا ہے؟؟"

اس کی آواز میں آنسوؤں کی گہری آمیزش تھی۔

"تمہارا قصور صرف اتنا ہے کہ تم اریحہ کی کزن ہو"!

وہ بڑے اطمینان سے جواب دے رہا تھا۔

"کیا؟ اریحہ! اریحہ کہاں سے آ گئی ان سب میں؟ اور تم اریحہ کو کیسے جانتے ہو؟؟"

اریحہ کا نام سن کر اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟ غم وغصے سے اس کے سر میں درد کی ٹھیسیں اٹھ رہی تھیں۔

"چلو تم اتنا پوچھ رہی ہو تو بتا ہی دیتا ہوں۔ اریحہ میری یونیورسٹی فیلو ہے اور میں اس میں انٹرسٹڈ ہوں، ان فیکٹ! مجھے وہ بہت زیادہ پسند ہے اس لیے میں اریحہ جیسی خوبصورت لڑکی کے ہوتے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوئے تم جیسی عام سی شکل کی اور غریب لڑکی سے کوئی رشتہ نہیں جوڑنا چاہتا، سمجھی"!!

وہ باہر منتظر سا ادھر ادھر چکر کاٹتے ہوئے بڑی حقارت اور لاپرواہی سے کہہ رہا تھا جیسے اسے منال کے ردعمل سے کوئی فرق نہ پڑتا ہو۔

"کیا؟؟ ر۔۔راحیل۔۔ل۔۔ لیکن میں تو۔۔میں تو کالج ٹائم سے دوست ہوں نا تمہاری؟ ہم۔۔ ہم تو۔۔اتنے پرانے دوست ہیں، پھر۔۔ پھر تم اس اریحہ کے لیے مجھے کیسے چھوڑ سکتے ہو؟؟ تم نے تو۔۔ مجھ سے شادی کا وعدہ کیا تھا نا؟"!

اس کی آنکھوں سے گرم آنسو ابلنے لگے تھے۔وہ بہت ضبط سے اس سے پوچھ رہی تھی۔

"ہاں کیا تھا وعدہ! لیکن اب میں یہ وعدہ نبھانا نہیں چاہتا اور ویسے بھی انسان کی چوائسز بدلتی رہتی ہیں۔۔!!" وہ اپنے ہاتھ کے ناخنوں کو گھورتے ہوئے بولا۔

"چوائسز؟ کیا مطلب چوائسز؟ میں۔۔ میں کوئی چیز نہیں ہوں جو تم اس طرح۔۔"

"اوہ پلیز منال! جسٹ سٹاپ اٹ! میں اس وقت تمہاری کوئی فضول بکواس سننے کے موڈ میں نہیں ہوں!!" اس نے بیزاریت اس کی بات کاٹ دی۔

"لیکن راحیل۔۔ تم تو۔۔ابھی مجھے اپنے گھر بھی نہیں لے کر گئے، تم۔۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم مجھے اپنے ممی پاپا سے ملوانے لے جاؤ گے؟؟"

اسے جب لگا کہ وہ کال کاٹنے والا ہے تو تیزی سے بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"واٹ ؟؟گھر اور تمہیں ؟(لہجے میں حقارت تھی اور طنزیہ مسکراہٹ بھی)اوفار گاڈسیک منال ! تم جیسی لڑکی کو میں اپنے گھر لے کر جاؤں گا؟اپنے امی ابو سے ملوانے ؟نو۔۔نیور !!!یونو واٹ منال !!میں تمہیں ایک بات کلئیر کرنا چاہتا ہوں جو شاید تمہیں اب تک سمجھ آجانی چاہیے تھی "تم جیسی لڑکیوں کا یہی انجام ہوتا ہے !جو لڑکی اپنے ماں باپ کو دھوکے میں رکھتی ہے ناوہ کہیں کی بھی نہیں رہتی،اسے کوئی راہ فرار نہیں ملتا،اسے ہر جگہ سے ذلت ہی اٹھانی پڑتی ہے، تمہیں کیا لگتا ہے جو اپنے ماں باپ کی عزت کی دھجیاں اڑا جائے اسے خود عزت کی زندگی نصیب ہو سکتی ہے ؟اور تم !تم تو شکر مناؤ کہ میں نے تمہارے ساتھ ابھی کچھ برا کیا ہی نہیں اور نہ ہی میں تمہیں ذلیل کر

رہا ہوں ورنہ تم جیسی لڑکیوں کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوتا۔۔ہونہہ جو لڑکی اپنے ماں باپ کی نہیں بنی وہ میری کیا بنے گی ؟؟؟"!

)یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ لڑکا چاہے خود جیسا بھی ہو لیکن اسے اپنے لیے ایک نیک اور پارسا بیوی ہی چاہیے ہوتی ہے،وہ خود چاہے جس کردار کا مالک ہو لیکن وہ کبھی اس بات کو پسند نہیں کرے گا کہ اس کی بیوی بننے والی لڑکی کا شادی سے پہلے یا بعد کسی بھی نامحرم کے ساتھ کوئی تعلق ہو !لیکن ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ پاک کو ہی پاکیزہ ملتا ہے(!

اس نے یہ ساری بات کہی تو منال سے اپنی جان چھڑانے کے لیے تھی لیکن جانے انجانے میں

وہ بہت گہری اور سچی بات کہہ گیا تھا۔

"لیکن راحیل۔۔۔" وہ اب سسکیوں سے رو رہی تھی شاید اب وہ ہار مان رہی تھی، راحیل کی باتوں نے اسے بہت دلبرداشتہ کیا تھا اور وہ یہی تو چاہتا تھا۔

"منال اگر اب تم نے مجھ سے کوئی بحث کرنے کی کوشش بھی کی یا پھر آئندہ کوئی رابطہ کرنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا میں تمہیں کہیں کا نہیں چھوڑوں گا، سمجھی تم!!" اس نے دھمکی دیتے ہوئے کال کاٹ دی۔

منال کی کال کاٹنے کے بعد اس نے عامر کو دوبارہ کال ملائی۔

"ہیلو عامر! یار کہاں رہ گیا تو؟؟ جلدی آ اور ہاں تجھے وہ کیمیکل (تیزاب) مل گیا نا؟؟ کال ریسیو ہوتے ہی اس نے سوالوں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔

اوکے ویری گڈ!۔۔اور ہاں پلان کے مطابق تم ایک جیسے دو ہیلمٹ لے آنا، ہم دونوں تیری ہی بائیک پر چلیں گے اور فراز بھی اپنی کار یہاں سے لے جائے گا۔۔ہاں ہاں! اس کی کار کا کام بھی تمام ہو گیا ہے تو بے فکر رہ، بس اب جلدی آ جا۔۔"

اس نے منال کو کال کرنے سے پہلے ہی عامر کو کال ملا کر سارا پلان سمجھا دیا تھا اور اب ایک مرتبہ پھر اس نے کال کر کے اپنی تسلی کرنا ضروری سمجھی تھی۔کال کاٹنے کے بعد اس کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بہت ناز تھانا تمہیں اپنی خوبصورتی پر؟؟!(ایک طنزیہ مسکراہٹ اس کے چہرے پر ابھری)
اب میں دیکھتا ہوں، تمہاری یہ خوبصورتی کب تک تمہارا ساتھ نبھائے گی اریحہ ڈارلنگ! ایسا
حشر کروں گا نا تمہارے اس چاند سے چہرے کا کہ پھر تمہیں تمہارے اس بدنما چہرے کے ساتھ
کوئی بھی قبول نہیں کرے گا، میں تمہیں اس قابل ہی نہیں چھوڑوں گا۔۔"!!!

وہ دل ہی دل میں اریحہ سے مخاطب ہوتے ہوئے انتہائی نخوت سے کہہ رہا تھا اور پھر فضا میں
ایک زوردار قہقہہ بلند ہوا۔

دوسری جانب منال کا غم وغصے سے برا حال تھا، اس کا صدمہ بہت بڑا تھا۔ وہ فون بند ہوتے ہی
اٹھی اور ہذیاتی انداز میں اپنے بیڈ کی چادر تکیوں سمیت نوچتے ہوئے نیچے فرش پر پھینکی۔

"نہیں۔۔۔!!" وہ گھٹی گھٹی آواز میں غصے سے غرائی۔

"راحیل نے مجھے چھوڑ دیا؟ مجھے؟؟(انگلی سے سینے پر دستک دی)اور وہ بھی اس اریحہ کے
لیے؟؟ وہ راحیل جو مجھ پر جان دیتا تھا اس اریحہ کے لیے مجھے ٹھکرا دیا؟ کل تک جو مجھ پر مرتا تھا،
میری تعریفیں کرتے تھکتا نہ تھا، میرے ساتھ جینے مرنے کے وعدے کرتا تھا آج مجھے۔۔ عام
سی شکل کی لڑکی اور غربت کا طعنہ دے کر چھوڑ دیا؟ اتنی آسانی سے؟؟ اور وہ بھی کس کے
لیے؟ اس۔۔ اس منحوس اریحہ کے لیے جس سے مجھے پہلے ہی شدید نفرت ہے"!!

وہ بیڈ کی پائنتی کے ساتھ زمین پر بیٹھی غم وغصّے میں خود سے مخاطب ہوئی اور پھر بے بسی سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دوبارہ سر جھکا دیا۔ وہ کافی دیر یوں ہی سسکیوں سے روتی رہی۔ یکلخت ہی اس نے کسی نئے جذبے کے تحت سر اٹھایا اور ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کیے۔ اس کی سرخ آنکھوں میں عجیب سی وحشت تھی۔

"بھاڑ میں جاؤ تم راحیل! میں اب تم جیسے بدبخت انسان کے پیچھے اپنا اور وقت برباد نہیں کروں گی، تم نے مجھے صرف اس لیے چھوڑ دیا نا کہ وہ اریحہ بہت امیر ہے؟ صرف اس کے امیر ہونے کی وجہ سے نا؟ انتہائی لالچی اور گھٹیا انسان نکلے تم"!

"جس کی وجہ سے تم نے مجھے ٹھکرا دیا نا، جس کی دولت کو دیکھتے ہوئے تم نے مجھے دھتکارا نا! میں۔۔ میں اسے برباد کردوں گی، جینا حرام کردوں گی اس کا، چھین لوں گی اس سے سب کچھ۔۔۔ "سب کچھ""

وہ انتہائی طیش سے بولی تھی اور آخری الفاظ کہتے ہوئے اس کے انداز میں بہت شدت تھی۔ وہ یہ کہتے ہی اٹھی اور باہر جانے کے لیے تیزی سے دروازے کی جانب بڑھی، دروازہ کھولنے کے لیے اس نے اپنا ہاتھ ڈورناب پر رکھا ہی تھا کہ وہ جھٹکا کھا کر رک گئی۔

"نہیں اگر میں ایسے گئی تو۔۔۔" وہ یہ سوچتے ہی اپنے عقب میں سنگھار میز کی طرف لپکی اور اس میں اپنا عکس دیکھنے لگی۔

"بکھرے بال، سرخ متورم آنکھیں، آنسوؤں سے بھیگا چہرہ، اور دوپٹہ غائب تھا، وہ بیڈ کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

قریب وہی زمین پر گرا ہوا تھا۔"

"اگر میں ایسے گئی تو امی سب جان جائیں گی! نہیں منال جوش میں آکر ہوش نہ کھو، کہہ دینا امی سے کہ سر میں درد تھا اس لیے دوبارہ نہیں آئی۔

وہ خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے بولی اور اگلے ہی لمحے اپنی حالت درست کرنے کے لیے باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆

"اوکے تائی اماں! اب مجھے چلنا چاہیے۔"

وہ کافی دیر تک زینوں کی جانب دیکھتے ہوئے جب منال کا انتظار کرتے ہوئے تھک گئی تو جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ارے بیٹھو نا! ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو آئی ہو۔۔ تم بیٹھو میں۔۔میں منال کو بلاتی ہوں۔"

ساجدہ تائی بھی اس کے ساتھ ہی کھڑی ہو گئیں اور نا چاہتے ہوئے بھی اسے روکنے کی ایک کوشش کی۔

"نہیں، اٹس اوکے تائی اماں! میں پھر کبھی آجاؤں گی۔ آپ اپنا تایا کا اور منال کا خیال رکھیے گا۔"

وہ اس بار بھی مسکرانا نہ بھولی تھی، الوداعی کلمات کہہ کر وہ جانے کے لیے مڑی۔

(اس نے یہاں سے جانا ہی مناسب سمجھا تھا، منال کے رویے نے اسے عجیب سی الجھن کا شکار کر دیا تھا اور اسے یہ بات ہر گز پسند نہیں تھی کہ وہ زبردستی کسی کے سر پر مسلط رہے۔)

"چلو۔۔ تمہاری مرضی!" وہ اس کے عقب سے جان چھڑانے والے انداز میں بولیں اور گیٹ کھول کر اسے رخصت کیا۔

"ایک تو یہ لڑکی پتہ نہیں کیا ثابت کرنا چاہتی ہے جو مجھے اپنے یہ انداز دکھاتی ہے۔" وہ لوہے کے گیٹ کو زنگ آلود کنڈی لگانے کے بعد اوپر زینوں کی جانب دیکھتے ہوئے اپنی بیٹی کے بارے میں کہہ رہی تھیں۔

"اب اس پر وقت برباد کرنے کا کوئی فائدہ نہیں!"

☆☆☆☆☆☆☆

(جاری ہے)

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB